ورلڈ اسلامک فورم کا ترجمان

ماہنامہ

الشریعہ

لندن — گوجرانوالہ

جلد ۴ ○ جولائی ۱۹۹۳ء ○ شمارہ ۱۰

زیر سرپرستی:
شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر گوجرانوالہ
مولانا مفتی عبد الباقی لندن

رئیس التحریر
ابو عمار زاہد الراشدی

نائب الرئیس
مولانا محمد عیسیٰ منصوری

مدیر
حافظ محمد عمار خان ناصر

ادارہ تحریر

مولانا مفتی محمد عیسیٰ گورمانی ـــــ گوجرانوالہ
قاضی محمد رویس خان ایوبی ـــــ میرپور
پروفیسر غلام رسول عدیم ـــــ گوجرانوالہ
حاجی محمد فیاض خان سواتی ـــــ گوجرانوالہ
حافظ محمد اقبال رنگونی ـــــ مانچسٹر
الحاج ناصر دار خان ـــــ گوجرانوالہ
انجینئر طارق محمود ـــــ برمنگھم
حافظ گلزار احمد آزاد ـــــ گوجرانوالہ
حکیم محمد عمران مغل ـــــ لاہور

مجلس مشاورت

الحاج خداداد ملک ـــــ راولپنڈی
الحاج غلام قادر ـــــ لندن
حاجی محمد اسلم ـــــ ״
محمد الطاف رانا ـــــ ״
ایم افتخار احمد ـــــ ״
مولانا کلام احمد ـــــ ״
مولانا محمد فاروق سلطان ـــــ کوپن ہیگن
حافظ سید سعید احمد شاہ ـــــ ٹورنٹو

انتظامیہ

حافظ عبید الرحمن ضیاء
حافظ ناصر الدین خان عامر

فہرست مضامین

کلمہ حق	پروفیسر غلام رسول عدیم	۲
انسانی تمدن میں بگاڑ کے اسباب	مولانا صوفی عبدالحمید سواتی	۶
مغربی نظام تعلیم اور اس کے اثرات	مولانا محمد عیسیٰ منصوری	۱۱
اسلام اور خواتین کے حقوق	ابو عمار زاہد الراشدی	۱۷
انسانی معاشرہ اور اسلامی قوانین	جسٹس تنزیل الرحمان	۲۳

زر خریداری

فی پرچہ دس روپے — سالانہ یک صد روپیہ
یورپ ـــــ دس برطانوی پونڈ
امریکہ ـــــ پندرہ ڈالر
مڈل ایسٹ ـــــ پچاس سعودی ریال

ترسیل زر کے لیے

○ ماہنامہ الشریعہ اکاؤنٹ نمبر ۱۲۶۰
حبیب بینک تھانیوالا بازار گوجرانوالہ
○ مینجر ماہنامہ الشریعہ
جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ

ناشر:

حافظ محمد عبد المتین خان زاہد

طابع:
مسعود اختر پرنٹرز، لاہور

WORLD ISLAMIC FORUM
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 (UK)
TEL : 071 - 737 - 8199

خط و کتابت کے لیے

الشریعہ اکیڈمی
پوسٹ بکس ۳۳۱ گوجرانوالہ پاکستان فون ۲۱۹۶۶۲-۰۴۳۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروفیسر غلام رسول عدیم

حصول علم کے تین ذرائع

لغت کے اعتبار سے علم کے معنی ہیں جان لینا' پہچاننا' حقیقت کا ادراک کرنا' محسوس کرنا' ادراک الشئی لحقیقتہ (کسی شے کو اس کی حقیقت کے ساتھ جان لینا)' الیقین و المعرفتہ (یقین اور پہچان)۔ اس کی جمع علوم ہے۔ علم کا متضاد ہے جہل یا جہالت (نہ جاننا' نادانی)۔ "جان لینا" ہی وہ فضیلت ہے جس نے انسان کو اس کائنات کے جملہ جمادات' نباتات' حیوانات بلکہ جن و ملائک سے بھی برتر و بالاتر کر دیا ہے۔ وعلم ادم الا سماء کلہا (۲/۳۱) (اور اللہ پاک نے آدمؑ کو سب چیزوں کے ناموں کی تعلیم دے دی) یوں علم روشنی ہے جس کی مدد سے انسان انسانیت کے اعلیٰ مدارج تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔ نہ جاننا (جہل) تاریکی ہے' بے بصیرتی ہے' حماقت ہے' نتیجتاً" منزل سے دوری اور مہجوری ہے۔

علم ایسا نور ہے جس سے انسان نہ صرف راہ بین و راہ دان ہو جاتا ہے بلکہ راہنما' منزل رس اور منزل رساں بھی بن جاتا ہے۔ انسانی محاسن میں اگر کسی خوب کاری کو انسان اور حیوان میں امتیازی وصف قرار دیا جاسکتا ہے تو یہی شرف علمی ہے۔

خالق کائنات نے فرمایا: ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون (زمر/۱۰)۔ کیا جاننے والے (علم کے نور سے مستفید) اور نہ جاننے والے (جہالت کے گھپ اندھیروں میں ٹامک ٹوئیے مارنے والے) برابر ہوسکتے ہیں؟ ان دونوں گروہوں کو قرآن حکیم کبھی اعمیٰ و بصیر' کبھی نور و ظلمات' کبھی احیاء و اموات کے خوبصورت استعاروں کی صورت میں پیش کرتا ہے تاکہ علم و حکمت کی ترغیب و تحریص ہو اور جہل و نادانی

سے گریز کی راہیں نکلیں۔

دیکھنا یہ ہے کہ حصول علم کے وہ کونسے ذرائع ہیں جن سے انسان وقار و اعتبار کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہے' ان ذرائع میں کون کون سے تخمینی و ظنی ہیں اور کون کون سے حتمی و یقینی۔

ا) سب سے پہلا ذریعہ علم انسان کے حواس خمسہ ہیں:

وہ آنکھ سے دیکھ کر معلومات حاصل کرتا ہے۔ (قوت باصرہ Eye sight)۔

وہ کانوں سے سن کر علم حاصل کرتا ہے۔ (قوت سامعہ Hearing)۔

وہ زبان سے چکھ کر معلومات لے لیتا ہے۔ (قوت ذائقہ Tasting)۔

وہ کسی چیز کو چھو کر اس کے بارے میں جان لیتا ہے۔ (قوت لامسہ Touching)۔

وہ کسی چیز کو سونگھ کر بو کی تمیز کر لیتا ہے۔ (قوت شامہ Smelling)۔

جہاں تک مادی دنیا کا تعلق ہے' انسان کے یہ ذرائع معلومات اس قدر افادیت و اہمیت کے حامل ہیں کہ ان کی فیض رسانی میں کبھی دو رائیں نہیں رہیں۔ محسوسات کی حد تک اس وسیلہ علم نے بنی نوع انسان کو تمدن کے اعلیٰ مدارج تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مگر اس ذریعہ علم کی کمزوری اور بہت بڑی کمزوری یہ ہے کہ یہ مادیت تک محدود ہے۔ یہ اس کی مجبوری بھی ہے اور بے بساطی بھی۔ اس سے محض ادراکی شعور (Perceptual consciousness) تو پیدا ہوتا ہے مگر مابعد الطبیعی حقائق' جن کے حقائق ثابتہ ہونے پر انسانی فطرت ہر دور میں گواہ رہی ہے' اوجھل ہی رہتے ہیں۔ دنیا کے سارے سائنس دانوں کا میدان کار یہی ذریعہ علم رہا ہے۔ اس کی ایک بہت بڑی کوتاہی یہ بھی ہے کہ کبھی کوئی حاسہ فریب خوردگی کا شکار بھی ہو سکتا ہے' جس سے استخراج نتائج میں بڑی خطرناک غلطیوں کا امکان رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک سائنس دان دوسرے سائنس دان کی خوفناک غلطی کی نشاندہی کر کے کھلے بندوں اس کی تردید کرتا اور اپنے تجربات سے بالکل نئے نتائج پیش کر دیتا ہے۔ اس ذریعہ علم کے لیے انسان مسئولیت سے بچ نہیں سکتا کیونکہ حصول علم کی ہر استعداد

قابل مواخذہ ہے۔ ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسئولا ○ (۳۶؍ اسراء) (بے شک کان' آنکھ اور دل سب سے باز پرس ہوگی) یہی وجہ ہے کہ پیکر محسوس کے خوگر لوگ زندگی کے دوسرے حقائق کو یا تو درخور اعتنا ہی نہیں سمجھتے یا پھر ان کا سرے سے انکار ہی کر بیٹھتے ہیں۔

۲) دوسرا ذریعہ علم تصوراتی (Conceptual) ہے۔ اس سے مجردات کی خیالی دنیا میں ایک شور قیامت برپا کر دیا جاتا ہے۔ نئے نئے نظریات وضع کر لیے جاتے ہیں۔ ان کو اساس بنا کر انسانی سوسائٹی کے لیے عالیشان تہذیبوں اور تمدنوں کی عمارتیں کھڑی کی جاتی ہیں۔ تاریخ انسانی میں مفکرین و فلاسفہ نے یہی کام کیا ہے اور کبھی کبھی بڑی شان سے کیا ہے تاہم اس ذریعہ علم کی کوتاہی بھی یہی رہی ہے کہ اس کا سارا محل مفروضوں (Hypothesis) کی ریگ رواں پر تعمیر کیا جاتا ہے۔ ایک نے بنایا دوسرے نے ڈھایا۔ Thesis اور Antithesis کی بیساکھیوں کا سہارا لیا گیا۔ ایک نے بلند بانگ دعویٰ کیا' دوسرے نے چھوٹتے ہی اس کے تار و پود بکھیر دیے' تیسرے نے پہلے دونوں کے پرخچے اڑا دیے۔ چوتھے نے سب کے نظریات کے بخیے ادھیڑ دیے۔ یوں یہ وسیلہ علم' عقل و دانش کے بل بوتے پر انسانیت کی خدمات انجام دیتا رہا ہے۔ مگر اسے ہر لمحہ نئے برہانی چیلنج کے خطرات کا سامنا رہا ہے۔ مزید برآں بعض نہایت ہی اہم حقائق کے بارے میں عقل اپنی کلاں کاریوں کے باوجود کبھی درماندگی کی زد میں آگئی تو کبھی جذبات و تعصبات کے چنگل میں پھنس گئی۔ مابعد الطبیعی حقائق اس کے حیطہ رسائی سے باہر ہی رہے ہیں۔ اس لیے وہ کبھی ان کے بارے میں خاموشی اختیار کرتی رہی' اور کبھی منکرین کی صف میں جا کھڑی ہوئی۔

۳) ایک تیسرا ذریعہ علم وہ ہے جو اس قدر یقینی و حتمی ہے کہ جب بھی اس سے کام لیا گیا' خارج سے بھی کائنات کے ذرے ذرے نے اس کی تصدیق کر دی اور انسانی ضمیر کے اندر سے بھی اس کی تائید میں شہادتیں ابل پڑیں۔ یہ ذریعہ علم وحی (Revelation) ہے۔ صاحب وحی علی الاعلان چیلنج کرتا ہے۔ متردین ہوں یا منکرین' کسی کے پاس اس کے دعوے کے رد میں کوئی عقلی دلیل نہیں ہوتی (۱۷؍۲۳)۔ وہ